

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۹ فروری ۱۹۱۲ء | نمبر ۶

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱/

اُردو کی دوسری کتاب ۲/

اُردو کی تیسری کتاب ۳/

اُردو کی چوتھی کتاب ۴/

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۱/

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۲/

رومن اُردو کا قاعدہ بگنگ صاحب کا ۳

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی و ۱/

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح:۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ... اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں ... یا زیادہ ... کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا ... سے ... گرونول ... مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی .... عام

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۳ہے

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۴ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہے	مہ	ہے
چوتھائی کالم	ٰہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	ہےعہ
پورا کالم	للعہ	ہےعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ٰہ	۱۰م

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں فارسی اُردو

صحت } نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے۔ قیمت ۴/ +

حل مشکلات } پروفیسر جمیس صاحب۔ آر حصّہ اوّل۔ ۶/ +

تحقیق بائیبل } مصنفہ مرقس داوز صاحب۔ ۴/ +

طالبانِ حق } کینن فیبر صاحب ڈی۔ڈی۔ ۹/ +

رہنمائے تعلیم۔ ۴/ +

ویدک شائستگی۔ رومن اُردو۔

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۶ پائی +
رومن اردو	قیمت	۶ پائی +
گورمکھی	قیمت	۶ پائی +
بچوں کی پرورش	قیمت	ا/ +
تواریخ بائیبل	قیمت	۳ ۸/ +
حیاتِ مسیح	قیمت	۱۲/ +
مسیح کا نمونہ	قیمت	۸/ +
سبد وغزلیں اُردو	قیمت	ا/ +
گورمکھی	قیمت	ا/ +

مس لوئیس ماسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے۔

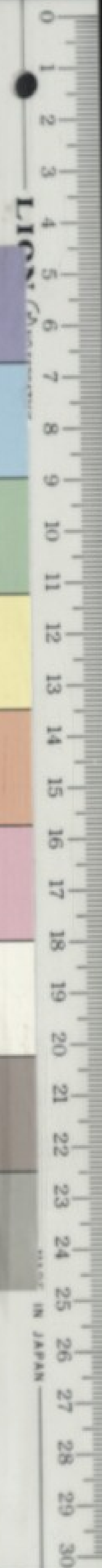
۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸/ +
۲۔ تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳/ ۶/ +
۳۔ دولت لازوال اُردو ۳/ ۸/۔ رومن اُردو ۸/ +
۴۔ عزّت بے مثال اُردو ۳/ ۵/۔ رومن اُردو ۸/ +
۵۔ اصلاح اخلاق ۴/ +
۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ا/ +
۷۔ بچوں کی پرورش ا/ +
۸۔ شادی کی بابت خیالات ا/ +
۹۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

دیگر کتب

۱۔ اسلام میں مسیح ۱/ +
۲۔ ینابیع القرآن ۳/ +
۳۔ بائیبل یا قرآن ۱۰/ +
۴۔ سیر ہند معہ تصویرات اُردو صہ/ +
۵۔ وشنو کے دس اوتار ۲/ +
۶۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲/ +
۷۔ ردِّ تناسخ ۴/ +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں





فہرست مضامین

نورافشان

لودیانہ - جمعہ - ۹ فروری ۱۹۱۲ء

گلدستہ اخبار

لاہور میونسپلٹی کو ۴ ہزار روپیہ گورنمنٹ نے دیا جو آبرسانی کے نئے کنوئیں کھودنے کے واسطے دیا گیا ہے۔

لاہور میں بھی ایک فایر بریگیڈ قایم کرینگے - میونسپلٹی کمیٹی نے بجٹ میں اُس کا خرچ منظور کیا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ نے سڑکوں کی چھڑکاؤ کی ایک موٹر گاڑی بھی میونسپلٹی لاہور کو بخشش فرمائی ہے۔

وزیر ہند بہادر نے ڈسٹرکٹ جیل لاہور کو سنٹرل کا اعزاز دینا منظور فرمایا - اضافہ تنخواہ کا بھی۔

دربار کشمیر کے سٹرز ریشم میں مسٹر ولی - این پانڈے مقرر کئے گئے - آپ امریکن بی - ایس ہیں۔

لفٹنٹ بارنر فورڈ نے کراچی میں آسمانی جہاز کا تجربہ کیا - اب یہاں سے اُڑ کر کوٹری میں پہنچیں گے۔

بنگالہ کے دفاتر بندوبست رانچی سے ہزاری باغ تبدیل کرینگے - وہاں تک ریل جلدی بنائینگے۔

پولیس ٹرننگ سکول بنگالہ بھی ہزاری باغ کو منتقل کرینگے دیناپور میں گورہ فوج اضافہ کیجاویگی۔

انقلاب چین کا فیصلہ ہو گیا تخت نے علیحدگی کا ارادہ مصمم کیا شرائط جمہور قبول کیگئی۔

خاندانی شاہی کے اُمرا کے خطابات بحال رہینگے - پیکین میں یا جہاں چاہیں گے رہنے کی آزادی ہو۔

خاندانی شاہی کو خزانہ جمہور سے تیس لاکھ تیل کا سالانہ وظیفہ دینگے - گزارہ کے لے۔

شہنشاہ بیگم نے مجلس وزارت کو خبر دی کہ امن کا فیصلہ کر دیا گیا ہے - اس کے مطابق عمل کیا جاوے۔

ترکی صوبہ مقدونیہ میں بھی سخت خرابی پھوٹ پڑی سلونیکہ سے اس کی منحوس خبر موصول ہوئی۔

لندن کی مسجد پر ۱۵ لاکھ روپیہ خرچ کرینگے - جنوب محلہ بلگریویا میں اس کی تعمیر کرینگے۔

برلین میں گروپ لیح نام غبارہ باز اپنے ہوائی جہاز پر وارہ ۹۵ منٹ تک اُڑاتے اور مسافر بھی ہمراہ تھے۔

خرطوم سوڈان میں ایک بڑا گرجا تیار کیا گیا ہے - تقدس مآب بشپ آف لندن نے جمعرات کو اُسکی پرتشٹھا کی۔

اس روز جنرل گارڈن کی وفات کی ۲۷ ویں سالگرہ تھی جنکو مہدی نے قتل کیا تھا جبکہ سوڈان فتح کرنا پڑا۔

موسم نہایت پر اثر شاندار تھی - علاوہ سر آئیف ونگیٹ گورنر - افسران و پادریان کے مسلمان گریگ کاپٹ بھی تھے۔

جمہور چین کا ایک سفیر جاپان میں آیا وہ چاہتا ہے کہ جاپان جمہور چین کے تسلیم پر مائل کیا جاوے۔

اُس کی تجویز جاپانی پارلیمنٹ میں پیش کی گئی - لیکن بحث کے رُخ سے ظاہر ہے کہ عام رائے خلاف ہے۔

جاپان ہنوز طیار نہیں ہے کہ چین کی حکومت جمہور تسلیم کیجائے - جب انتظام پختہ ہوگا دیکھا جائیگا۔

شینگھائی کی خبر کہ چین میں انتظام حکومت کا فیصلہ طے پایا - ۲۹ جنوری تک اُمید ہے کہ شاہی اعلان نافذ کیا جاویگا - جس میں تاج دست برداری ظاہر کریگا اور حکومت جمہور تسلیم کیجاویگی۔

ہائے افسوس حضور ڈیوک آف فایف تباہی جہاز دہلی کی مصائب سے جانبر نہ ہو سکے یہ ماتم سخت ہے۔

ترکی اٹالین لڑائی کے سلسلہ میں ۲۹ جنوری کو اور غیر آئی ۳۰ کو پائی - وہ روما سے اٹلی والوں کی زبانی نواح طریپلی کے اٹالین ناکوں پر عرب جوان برابر شب خوں مارتے ہیں۔

سینیچر کو ایک دلیرانہ دھاوا کیا - لڑائی سخت ہوئی - لیکن دھاوا کرنے والے عرب پسپا کئے گئے - اٹالین کے صرف دو قتل اور ۵ سپاہی زخمی تھے۔

بیرم سے سوموار کی خبر ہے کہ اٹالین نے ساحل یمن کا محاصرہ کر رکھا ہے - کوئی نکلنے نہیں پاتا - یہ حالت دیکھکر برٹش قنصل نے بھی ایک جنگی جہاز کا منگوانا ضروری سمجھا اور درخواست کی ہے۔

ساحل یمن پہ اٹالین بہت سر چڑھ رہے ہیں - وہ دھمکی دیتے ہیں کہ شہر حدیدہ پر گولہ باری کرینگے۔

اخبار کی بہار

اکثر والیان ریاست نے گورنمنٹ سے خواہش ظاہر کی ہے کہ دہلی میں انہیں کوٹھیاں بنانے کی اجازت دی جائے۔

شاہی ٹرین کا تمام سامان بستر۔ پلنگ وغیرہ بیگم صاحبہ بھوپال نے خرید لیا ہے۔

شہنشاہ معظم فن تجاری میں ماہر کامل ہیں۔

مہاراجہ صاحب کشمیر نے اپنی ریاست کی میونسپلٹیوں کو ایک حد تک انتخاب کا حق عطا کیا ہے اور جموں کی ترقی حفظان صحت کے لئے پچاس ہزار روپیہ دیا ہے۔ اور ابتدائی تعلیم کے واسطے پچاس ہزار منظور کیا ہے۔ نیز بقایا لگذاری کاشتکاروں کو معاف کیگئی۔

مسٹر کوڈن ایک یورپین کو اس جرم میں ایک روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ کہ اُس نے بعد غروب آفتاب کالج سکوائر کلکتہ میں وعظ کیا جس کی نسبت پچھلے سال سے ممانعت ہے۔ مسٹر کوڈن نے ایک روز قید رہنا منظور کیا اور ایک روپیہ جرمانہ نہ دیا۔ اور جاتے ہی پھر سکوائر کالج میں وعظ کیا۔ اب دوبارہ چالان کیا ہے۔

مری میں شنبہ گزشتہ کو دو فٹ برف گری ہے جس سے سارے پنجاب میں سردی ترقی کر گئی ہے۔

نیپال میں شہنشاہ معظم نے جو شیر اور گینڈے اور چیتے وغیرہ شکار کئے ہیں۔ چند روز اُن کی نمائش کلکتہ کے چڑیا گھر میں ہوگی۔ بعد ولایت روانہ کئے جائینگے۔

بمبئی سنٹرل ریلیف فنڈ میں اب تک تیس ہزار روپئے چندہ ہو چکا ہے جس میں ۶۲۵۴ روپئے مویشی ۱۵۰۰ روپئے آدمیوں کی امداد میں صرف ہوگا ۲۰۰۰ روپیہ پارچہ وغیرہ پر صرف کیا جائیگا۔ باقی رقم دونوں کے کام آئے گی گجرات۔ کاٹھیاواڑ میں آدمیوں کی نسبت حیوانوں پر زیادہ روپیہ صرف کرنا پڑیگا۔

محکمہ تجارت وصنعت کی جانب سے ہندوستان کے پارچہ بافی کے متعلق حال میں سہ ماہی رپورٹ شائع کی گئی ہے۔ گزشتہ سال کی ششماہی میں تین کروڑ ۱۲ لاکھ گز پارچہ اور ۴۰ نمبر سے زیادہ باریک سوت سے ایک لاکھ ۸۳ ہزار پونڈ تیار ہوا ہے۔

رائیٹ آنریبل سید امیر علی نے مارننگ پوسٹ کے ایک نامہ نگار سے بیان کیا کہ لندن کی مسجد پر پندرہ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

مراکو میں زیر سایہ فرانس انتظام حکومت قائم کرنے میں ۳۵ لاکھ پونڈ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ ۲۰ ہزار فرنچ فوج رکھی جائیگی

شمالی انگلستان میں تیس گھنٹہ تک متواتر برفباری ہوئی۔ سارے یورپ میں آجکل بہت سردی ہے۔

چین کے شہنشاہ اور اُن کی ماں جہول میں جاکر اپنی بود وباش شروع کرینگے اس کا چینی نام چینگ تے فا ہے۔ اور یہاں پیشتر بھی دو ایک مرتبہ چین کے شہنشاہوں نے پناہ پائی ہے

ایک شخص نے بوقت دو پہر اپنے گھر میں گرم پانی میں غسل کیا کہ دفعتاً اُس کی گردن نے پیچ کھایا اور بے حس وحرکت زمین پر گر پڑا۔ اُس کی عورت نے جو کل ماجرا مشاہدہ کر رہی تھی فی الفور اُٹھ کر اُس کو سنبھالا۔ اُڑوس پڑوس اور خویش واقارب جمع ہوگئے۔ اس کو چارپائی پر ڈالا اور اسسٹنٹ سرجن کو بلایا۔ جس نے بسبیل ناک ایک دوا بذریعہ پچکاری دی۔ لیکن کچھ فایدہ نہ ہوا۔ کیونکہ جسم میں کوئی حس باقی نہ تھا۔ بعد ازاں ایک یونانی حکیم کو دکھلایا تو اُس نے اُس کی آنکھ کی پتلی بالکل صاف وشفاف معلوم کر کے کہا کہ ہنوز یہ مردہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک مرض سکتہ ہے۔ عام لوگوں نے بھی پتلی کا معائنہ کیا جس میں واقعی مشاہدہ کنندگان کا چہرہ نظر آتا تھا۔ رات بھر اسی حالت میں رہا۔ الا کوئی حرکت اس کے اندر پیدا نہ ہوئی خدا کی شان کیسے کیسے امراض اور کیا کیا بیماریوں کا شکار یہ انسان فانی بنا ہوا ہے۔ زندگی کا ایک منٹ بھر بھی بھروسہ نہیں ہے پر بھی عوام الناس یوم قیامت تک کے دعویدار ثابت کرنے میں فروگذاشت نہیں کرتے۔

ملک پنجاب کے بہت سے شہروں قصبوں میں اس سال چیچک سے انسانی جانیں بہت ضائع ہوئی ہیں۔ حتیٰ کہ اکیلے ماہ دسمبر میں پنجاب کے اندر پانچسو مرد اور عورت اور بچے چیچک سے مر چکے ہیں اور پچھلے سال کی اموات سے دوچند کے قریب ہے۔ سب سے زیادہ زور چیچک کا دہلی میں ہے۔ جہاں ۲۵۰ موتیں ہو چکی ہیں۔ یہ تعداد اس امر کی محتاج ہے کہ صوبہ کی حفظان صحت پر زیادہ توجہ دی جائے۔

چین کی جمہوری حکومت نے جو جھنڈا تجویز کیا ہے۔ اس میں سرخ زرد۔ آسمانی سفید اور سیاہ پانچ رنگ ہیں۔ جس سے مراد یہ ہے کہ چین کی جمہور میں پانچو حصے چین۔ منچوریا۔ منگولیا۔ تبت اور سائبیریا کا ایک حصہ شامل ہے۔ اب یہ جھنڈا سنگاپور میں عموماً لہراتا نظر آتا ہے۔

انقلاب چین میں انگریزی مفاد کی حفاظت ضروری سمجھ کر کراچی سے عنقریب دیسی فوج کی دو رجمنٹیں چین کو روانہ ہونگی۔ تاکہ بصورت اندیشہ ان انگریزی سوداگر وغیرہ کی حفاظت کریں جو چین میں کاروبار کرتے ہیں اور کوئی حریف طاقت انگریزی فواید کو نقصان نہ پہونچا سکے۔

سشن جج دوکانہ (سکھر) کی عدالت سے کیو وکوٹ (سندھ) کے تحصیلدار رام چند تیمبر داس کو اس جرم میں ۱۸ ماہ قید۔ ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی کہ زیلدار سے رشوت لے کر تباہی میں کمی دکھلائی تھی۔



اڈیٹوریل نوٹس

چشمۂ زندگی

نمبر ۲

دنیا کو ایسا رونقدار اور خوبصورت زندگی بخش چیزوں کے قسم قسم کے سلسلوں نے ہی ایسا شاندار اور خوشنما بنایا ہوا ہے۔ ورنہ اگر زندگی کے یہ تمام نظارے نہ ہوتے تو یہ دنیا بالکل ویران اور سنسان ہوتی جیسا کہ یہ ایک وقت تھی جو زمانہ دنیا کے پیشتر کا زمانہ تھا جس کا ذکر پاک کلام بائبل کے شروع میں پایا جاتا ہے۔ کہ زمین ویران اور سنسان تھی۔ اس کے بعد قادر مطلق خدا نے جو سب سے قدیم اور ازلی ہے۔ جس کے زمانوں کا نہ کبھی شروع ہوا اور نہ آخر ہو گا۔ اس ہماری موجودہ دنیا کو بنایا۔ اس نے اسکو نیستی سے صفحۂ ہستی پر موجودہ صورت میں خوشنما بنا دیا۔ اس کی نسبت دو خیال مذہبی دنیا میں پائے جاتے ہیں بعض تو ایسے ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ یہ دنیا ازل سے اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ اور مادہ ازلی ہے۔ پر دوسرے مانتے ہیں کہ نہیں یہ دنیا حادث ہے۔ ایک وقت یہ نہ تھی اور پھر ایک وقت اس کی ابتدا ہوئی۔ ہم دوسرے خیال کے ساتھ متفق ہیں۔ اس بحث سے قطع نظر کر کے ہم یہ دکھلانا چاہتے ہیں۔ کہ دنیا میں زندگی کا آغاز اور شروع کس طرح سے ہوا۔ وہ زندگی کا چشمہ کہ جہاں سے وہ نکلی کہاں تھا؟ یہ امر مسلمہ ہے کہ خدا کو صرف بقا ہے اور تمام دیگر اشیا قبضۂ فنا کے نیچے ہیں۔ تو بس صاف ظاہر ہے کہ جس کو بقا ہے وہ بقا کا مالک ہے اور اب جو زندگی ہے اور تھی وہ اُس میں سے نکلی۔ اور وہ ہی صرف چشمۂ زندگی ہے +

بائبل مقدس صاف طور سے ہم کو بتاتی ہے کہ دنیا کی ابتدا میں جبکہ اور کچھ نہ تھا نیستی ہی تھی سوا باری تعالیٰ کی ذات کے دوسری کوئی شے موجود نہ تھی تو اُس نے جس میں تمام طاقتیں اور قدرتیں موجود تھیں جس میں زندگی تھی سب کچھ اپنی قدرت کاملہ سے نیستی سے صفحۂ ہستی پر لایا۔ اس نے عدم سے عالم ظہور کو جو اب نظر آتا ہے پیدا کر دیا اور زندگی کا سلسلہ جاری اور برقرار کر دیا۔

کونسی کتابیں پڑھنا مناسب ہے

ایک انگریزی اخبار میں جو ملک امریکہ میں شائع ہوتا ہے۔ "ہم کیا پڑھیں" کے عنوان سے ایک قریب دو کالم کا نوٹ اس کے ماہ نومبر کے ایشو میں درج ہوا ہے جس کا ترجمہ کر کے ناظرین نورافشاں کی توجہ کو ہم بھی اس غور طلب مضمون کی طرف لگانا چاہتے ہیں۔ آجکل قسم قسم کی کتابیں تمام ملکوں میں شائع ہو کر پھیل رہی ہیں۔ بعض کتابوں کا پڑھنا نہایت مفید ہے اور بعض کا مطالعہ زہر قاتل کی طرح نقصان رساں ہے جس سے پڑھنے والے کی زندگی کے برباد ہونے کا بڑا اندیشہ ہے۔ اس مضمون کا مطلب ذیل میں ہے۔

۱۔ "پڑھنے کا طریقہ بہت مفید ہے۔ لیکن خوبی ہوشیاری پڑھنے میں چاہئے۔ اچھی تحریروں کو پڑھو۔ خواہ وہ ناول ہی ہوں۔ ناول کے طرز کی کتابوں سے بھی واقعات کی اصلیت بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔ مگر اس میں یہ ضروری ہو کہ وہ نیکی کو بدی پر اور راستبازی کو گناہ پر غالب آنے کے مضامین سے ملبس ہوں۔ واقعات کی بنا پر خیال کے باندھنے کا یہ فائدہ ہے کہ اس کے متعلق بہت باتیں بنائی جاتی ہیں اور ایک ناول بن جاتا ہے۔ لیکن بعض لوگ ایسی تحریروں سے کیرکٹر یعنے چال چلن کو بنانا چاہتے ہیں۔ یہ طریقہ عمدہ نہیں ہے۔ کیرکٹر بنانے کے لئے تواریخ کا مطالعہ چاہئے محض ناولوں کے پڑھنے سے انسان اس شخص کی ہی طرف متوجہ ہوتا ہے جو اس کا مصنف ہے اور اس سے اس کا تجربہ کمزور ہو جاتا ہے۔ تواریخ کی کیرکٹر اور واقعات کی بنا پر جو کیرکٹر بنے وہ اصلی ہے اور ان کا مطالعہ انسان کے دل کو وسیع عالمانہ خیال والا اور زیادہ آزاد اور زیادہ وسیع خیال بنا دیتا ہے۔ محض ناولوں کے مطالعہ کرنے والے لوگوں کا دل و دماغ نصیحت بخش رہتا ہے۔ اور اس کے برخلاف تواریخ کے مطالعہ کرنے والوں کا دماغ مضبوط اور خبردار ہوتا ہے۔

شاعری بھی اظہار خیالات کا اعلےٰ وصف ہے۔ لیکن ناول میں صرف خیال ہی خیال ہوتا ہے۔ لیکن نظموں میں خیالات اوپر کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ شاعری کی خوبی اس میں ہے کہ مادی اشیا کی طرف سے بلندی کی طرف جا کر عالم روحانی تک اُس کی نظر پہونچتی ہے۔ مجازی سے روحانی معاملات تک اس کی گہری نظر پہونچتی ہے۔

۲۔ نیچرل سائنس کی کتابیں بھی مطالعہ کے قابل ہیں۔ اس علم سے عقل کو اچھی روشنی ملتی ہے۔ بعض عالم اس علم میں گزشتہ زمانے میں آجکل کے عالموں سے بہت سبقت لے گئے تھے۔ وہ آدمی جو اس علم میں ماہر نہیں ہے اسکو چاہئے کہ اس علم کی ابتدائی اصول والی کتابوں سے اپنے مطالعہ کو شروع کرے نہ کہ بڑی دقیق اور مشکل تصنیفات سے نیچرل سائنس اپنی اصلیت میں ایک عمدہ شے ہے۔ اس درجے تک جبکہ وہ سادہ اور صاف طرز پر پیش کیا جاوے۔ لیکن چونکہ یہ علم صرف چیزوں یعنے مادی اشیا سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے اُس کا احاطہ محدود رہتا ہے۔ کیونکہ انسان کی روحانیت کا مسئلہ شخصیت سے حل ہوتا ہے کیونکہ وہ ایک ذی روح ذی عقل مخلوق ہے۔ اور مادی اشیا اُس کی اعلےٰ روحانیت کا حق ادا نہیں کر سکتی ہیں۔

۳۔ فلسفہ کی کتابیں بھی عمدہ ہیں لیکن دوسری قسم کی تمام کتابوں کے پڑھنے کی نسبت فلسفہ کی کتابوں کا پڑھنا

خوفناک ہے۔ اس علم کی رو سے انسان کی یہ کوشش ہے کہ خدا اور انسان کے گہرے اور عمیق رازوں کو سمجھے اور جسمانی اور روحانی اور محدود اور غیر محدود ہستیوں کی جانچ پڑتال کرے مگر انسان کی محدود عقل اُس کی تہ تک پہونچ نہیں سکتی اور اسلئے آخرکار مجبوری کی حالت ہو جاتی ہے۔ علم فلسفہ الہام کا انکار ہے جسکا نتیجہ ملحد بن جانا ہوتا ہے۔

ہم سب سے عمدہ کتاب پڑھنے کے لئے بائبل ہے۔ یہ خدا کی کتاب ہے جس میں سچائیاں بھری پڑی ہیں۔ وہ لوگ جنکی معرفت یہ لکھی گئی۔ صرف اس کے پہونچانے والے ہیں نہ کہ اس کے مصنف کیونکہ ایک جگہ لکھا ہے کہ الہام آدمی کی مرضی سے نہیں بلکہ خدا کے مقدس لوگ روح کے بلائے بولتے تھے۔ اور دوسرا لکھتا ہے کہ خدا کی روح نے مجھ سے کلام کیا اور اس کا کلام میرے منہ میں تھا۔ اس بائبل میں کئی قسم کا کلام ہے اس میں عمدہ قصہ جات ہیں نظمیں ہیں۔ تواریخی معاملات ہیں اور فلسفانہ اصول ہیں۔ وہ آدمی جو بائبل کو پڑھتا اور اُس کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ عمدہ کیرکٹر والا بنجاتا ہے۔ اس لئے سب سے زیادہ انسان کو یہ کتاب پڑھنی چاہئے۔"

مندرجہ بالا بیانات قابل غور ہیں۔ بہت سی کتابوں میں زندگی بخشنے والی صفت ہے کہ جنکے مطالعہ سے بڑا فائدہ ہوتا ہے پر افسوس کہ بہت کتابوں میں گناہ کے زہریلے مادے بھرے ہوئے ہیں۔ جو پڑھنے والوں میں فوراً سرایت کرتے ہیں اور انسان کی روح اور بدن دونوں کو برباد کرتے ہیں اس لئے بڑی خبرداری کرنی چاہئے کہ ہمارے نوجوان عمدہ تصنیفات ہی پڑھیں اور بد اخلاقی اور گندی کتابوں کے پڑھنے سے۔ اور ہر قسم کے برباد کن لٹریچر سے خبردار رہیں جو بڑی بربادی کا باعث ہوتا ہے۔

ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۲۸ جنوری ۱۹۱۲ء مخبر ہے کہ مولوی ظفر علیخاں صاحب ایڈیٹر زمیندار لاہور برٹش امپایر سٹیڈر کی معرفت ترکش گرینڈ وزیر کو ۲۲ ہزار روپیہ ارسال کر دیئے ہیں کہ ترکی کے مجروحان جنگ کی امداد کی جاوے اور اس کے بعد ۴ ہزار روپیہ اُس کے علاوہ میڈیکل مشن کے لئے بھی بھیجا ہے۔ اور اب مولوی صاحب کی یہ اپیل ہے کہ فوراً ایک لاکھ روپیہ کی رقم ٹرپولی فنڈ کے متعلق جمع کی جاوے۔

مولوی صاحب کی جوشانہ تحریریں اور تمام کوششیں جو وہ ہمہ تن موجودہ جنگ کے متعلق کر رہے ہیں اُن کی اسلامی غیرت کو منکشف کر رہی ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ مولوی صاحب سرکار انگریزی کی رعیت ہو کر ایسا کرنے کی اجازت اور امکان حاصل کر رہے ہیں اگر وہ کسی متعصب سلطنت کے زیر اہتمام ہوتے تو وہ کسی طرح سے اس قسم کی کارروائی کرنے کے لئے دلیری نہ کر سکتے اور برملا ایک عیسائی سلطنت کے حق میں ایسی سخت تحریریں ہرگز شایع نہ کر سکتے جیسا کہ وہ اپنے ہر ایک ہفتہ کے ایشو میں درج کر رہے ہیں یہ برکتیں اُن کو برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ حاصل ہیں جن کا انکو احسانمند ہونا چاہئے۔ مگر تاہم حد اعتدال سے تجاوز کرنا مصلحت نہیں ہے

ہمعصر مشنری ریویو میں "ایک آدم خور اب واعظ ہے" کے عنوان سے ذیل کی خبر درج تھی کہ پادری رایل جے۔ ڈاٹی صاحب نامی ڈسایپل فارین بورڈ کا ایک میڈیکل مشنری ہے جو کانگو فری سٹیٹ میں کام کرتا ہے۔ ایک کہانی ایک شخص کے مسیحی ہونے کی بابت بیان کرتا ہے جس کی نسبت وہ کہتا ہے کہ یہ کہانی نہیں بلکہ آجکل کا ایک معجزہ ہے۔ بنجو لانگو کانگو کے فرقوں میں سے سب سے بڑے فرقے کا ایک سردار تھا۔ جو خون کے بڑے پیاسے اور سخت لوگ ہیں۔ اُس نے سات برس بادشاہ لیوپولڈ کے دیسی لشکر میں ملازمت کی تھی۔ شاہ لیوپولڈ کے افسروں کو بہت سے گاؤں کے برخلاف جو ٹیکس نہیں دیتے تھے چڑھائی کرنے کا حکم ہوتا تھا بنجو لانگو ایسی بڑی مہموں میں ایک پیشرو ہوتا تھا۔ اور اتفاق سے گاؤں میں ایسی ایک مہم میں جانا پڑا جہاں پر اُس کے اپنے فرقے کے قدیم دشمن تھے۔ اس مہم میں اس کو موقعہ ملا کہ ایک بڑے جس کو وہ بچپن سے پینے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اُس نے اپنے مردہ دشمنوں کی لاشوں کو خوب پیٹ بھر کے کھایا جب بنجو لانگو نے اپنی فوجی خدمت کو انجام دیدیا تو وہ اپنے گاؤں کو واپس آیا اور وہاں آکر اُس نے پہلی دفعہ یسوع مسیح کا پیغام سنا۔ جو شہر انجلو میں ایک دیہاتی مشنری کی معرفت تھا جو ڈاکٹر ڈاٹی کے سٹیشن کے متعلق تھا۔ جو بولینگا میں رہتے تھے۔ ان باتوں سے اُسکو ایسی دلچسپی ہوئی کہ اس کو شوق ہوگیا کہ بولینگا میں جاکر اچھی طرح ان باتوں کو سنے جب اُسے معلوم ہو گیا کہ وہ وہاں کے مسیحیوں کو ان کے پرانے بت پرستی کے کاموں کی طرف اور آدم خور کے مکروہ فعل کی طرف رجوع نہیں کر سکتا تب وہ مجبور ہوا کہ زیادہ اور زیادہ توجہ انجیل کی طرف لگادے۔ اور آخرکار اُس نے قایل ہو کر انجیل کی بشارت کو قبول کر لیا۔ اور مسیحی ہو گیا اور اپنے گھر واپس آکر اُس نے اپنے تمام غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اور اپنی بہت سی بیویوں کو طلاق دیدیا اور اُس نے اپنی چھوٹی بیٹی کو جس کو اُس نے ایک سردار کی غلام ہو کر رہنے کے لئے بیچ دیا تھا۔ بڑی قیمت دے کر پھر خرید لیا۔ اور اس طرح زرکثیر خرچ کر ڈالی۔ جس سے اُس کے سب ساتھی از حد حیران ہوئے تب وہ اپنے ساتھیوں کے درمیان بڑی سرگرمی سے انجیل مقدس کی منادی کرنے لگا اور اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن میں سے بہت سے مردم خور مسیح پر ایمان لاکر مسیحی ہوگئے۔ اور سب نے ملکر ایک گرجا تعمیر کیا۔"

انگلستان میں بائبل کے ناموں کے مطابق مندرجہ ذیل کے مقامات موجود ہیں۔ یریحو نام کے چھ شہر۔ ہیراڈنی کے پانچ شہر ایک نینوا۔ کوہ حیرون۔ کوہ ارارات۔ کوہ افرائیم تین دفعہ۔ بیڈفورڈ شائر میں۔ کوہ کلوری اور ڈارسٹ شہر میں کوہ میدان۔



دینی سوال و جواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول :- خانگی زندگی پر ہی تو اعتراضات کئے گئے ہیں۔ دیکھو تواریخ محمدی مصنفہ پادری مولوی عماد الدین اور عدم ضرورت قرآن مصنفہ پادری جی ایل ٹھاکرداس۔ اور کتاب امہات المسلمین مصنفہ مسٹر اکبر مسیح تو اڈیٹر صاحب کو صاف پتہ لگ جاویگا۔ کہ عیسائیوں کا اپنا کس قدر حق پر ہے۔ اگر محمد صاحب کی پاک اور بےنقص زندگی ہوتی تو پھر کون اُن پر عیب لگا سکتا تھا؟ پھر جو بیانات اسلام کے خود مانے ہوئے ہیں اُن میں ہی سے یہی اصلیت کو نکالتے ہیں۔

قولہ :- اور یہ دیکھیں کہ آپ کی بیویاں آپ کو کس نظر سے دیکھتی ہیں۔

اقول :- جناب اڈیٹر صاحب ایسی باتوں پر تو عیسائیوں کے اعتراضات کی بنا ہے۔ بیویوں کے جھگڑے تو حالات کو بُرے رنگ میں ظاہر کرتے ہیں۔ اسی پر تو ہمارے ایک عیسائی نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام اُمہات المومنین ہے۔ جس کی نسبت مسلمانوں کو گورنمنٹ تک اپنی آواز اُٹھانی پڑی تھی۔

قولہ :- اور آپ کے گہرے رازدار اصحابؓ کا آپ کی نسبت کیا خیال تھا۔

اقول :- صحابہ کی باتوں کا قابل تسلیم ماننا ان کی زبانی باتوں کی نسبت جو بہت سی کتابوں میں اب تک موجود ہیں۔ ایک اعتراض طلب سلسلہ چلا آتا ہے جس کے سبب سے بے شمار علیحدہ علیحدہ فرقے مسلمانوں میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ اسی بات کا صاف ثبوت ہیں کہ ان میں خود کتنا اختلاف پڑ گیا ہو تو اس حالت میں صحابہ کی باتوں کو کون یقین کر سکتا ہے جبکہ خود آپ لوگوں میں آپس کا اتنا اختلاف خون کی ندیاں بہانے کا سبب ہوا ہو۔ باقی آئندہ

اقتباس

ایک ناستک یا لامذہب کا مسیحی ہونا

ایک ولایت کا موچی جو اخلاقاً ایک اچھا شخص تھا برائے نام مسیحی تھا لیکن اُس کے خیالات منتشر ہو گئے اور وہ ناستک بن گیا اور یہاں تک خدا سے منحرف ہو گیا کہ خدا کی ہستی کا انکار کرنے لگا۔ اور اُس نے اپنی دوکان کے اوپر بڑے بڑے حرفوں میں لکھ کر لگا دیا۔

CODISNOWHERE

ترجمہ خدا کہیں نہیں ہے

ایک روز ایک چھوٹی لڑکی اس کی دوکان پر آگئی اور اُس کی دوکان پر ایک تختہ لگا ہوا دیکھ کر اُس کو پڑھنے لگی تو اُس نے آہستہ آہستہ ہجے کر کے پڑھا تو اس نے اس نوشتے کو بجائے God is no where کے یعنے خدا کہیں نہیں ہے God is now here یعنی خدا اب یہاں ہے پڑھا۔ فوراً اس موچی کا دل موثر ہوا اور بغیر کچھ کہنے کے وہ اُسی وقت خدا کا قائل ہو گیا اور سچا مسیحی بن گیا۔ اُس نے دل سے خدا کی تلاش کی اور اس کو پایا اور سچے ایمان سے تسلی حاصل کی۔ وہ چھوٹی لڑکی گویا اُس کو خدا کے پاس لانے کا وسیلہ بن گئی۔

کرسس

کوہ کرمل اور اُس کے اردگرد میں سخت قسم کا ہیضہ پھیلا ہوا ہے۔ بہت لوگ پہاڑوں پر بھاگ رہے ہیں۔ اور ہزارہا اس مرض کا شکار ہو رہے ہیں۔ بیماروں کی حالت دردناک ہے۔

مفید کہانی

بچوں کے لئے

نمبر ۲

ایک دفعہ موسم گرما میں چھوٹا ولیم اپنے کھیتوں کی طرف گیا۔ دھوپ تیز تھی۔ اُس کو تپش لگی اُس کے رخسارے دھوپ سے چمکنے لگے۔ اور اُس کو شدت کی پیاس لگی۔ اور جب وہ ایک چشمے کے پاس آیا۔ جو بڑی صفائی سے بہتا تھا۔ کیونکہ وہ ایک چٹان سے نکلا تھا۔ ولیم نے سنا ہوا تھا کہ اگر کوئی گرمی سے تپش کھا کر پیاسا ہو جائے تو اُسے فوراً چشمے سے پانی نہ پینا چاہئے بلکہ ذرا ٹھنڈا ہونا چاہئے اور بعد اس کے اپنی پیاس کو بجھانا چاہئے۔ لیکن اُس نے دانستہ بےپرواہی کی اور وہ پانی جو برف کی طرح ٹھنڈا تھا پی لیا۔ جس کے پیتے ہی وہ بیمار ہو گیا اور گھر پہنچ کر سخت بخار میں مبتلا ہو گیا۔ اور بیماری کے بستر پر پڑے ہوئے وہ آہیں بھرتا تھا اور کہتا تھا کہ کون جان سکتا تھا کہ اس چشمے کے پانی میں زہر بھرا ہوا ہے؟ لیکن ولیم کے والد نے اُس کو کہا کہ صاف اور صاف پانی میں زہر نہیں تھا جس سے تم بیمار ہو گئے ہو۔ لیکن یہ بیماری کا سبب تمہاری بے احتیاطی کرنے اور ہوشیاری سے کام نہ کرنے میں تھا نہ کہ پانی میں جیسا کہ تمہارا خیال ہے۔ ماحصل کلام احتیاط لازم ہے۔

آرمینین مسیحی ہر سال ۱۸ جنوری کو اپنا کرسس مناتے ہیں۔



مراسلات

خیمہ بیابان میں آیا وہ حقیقتاً موجود تھا یا نہیں؟

یہ ایک سوال ہے جس پر ہایر کرٹک تھیوری کا راست یا ناراست ہونا منحصر ہے۔

تمہید

یہ سوال کہ آیا موسوی نظام میں خیمہ حقیقتاً موجود تھا ایک نہایت ہی ضروری اور نہایت ہی وسیع نتیجہ خیز سوال ہے جس کی نسبت بہت ہی کم اصحاب خیال کرتے ہیں۔ یہ اسلئے نہایت ضروری سوال ہے کیونکہ اس کا تعلق خصوصاً ہایر کرٹی سزم کے ساتھ اس قدر نزدیکی تعلق رکھتا ہے کہ عموماً ہایر کرٹی سزم کی تھیوری کا سچا یا جھوٹا ہونا اس پر موقوف ہے اگر وہ تھیوری (خیال) جس کا کہ کرٹکس دعوے کرتے ہیں۔ سچ ٹھہرتی ہے تو بلاشبہ خیمہ کا وجود غیر ممکن ہے اور بہت سے کرٹکس کا کم از کم یہی دعویٰ ہے کہ خیمہ کا وجود موسوی عہد میں موجود نہ تھا۔ لیکن اس کے برعکس اگر پرانے عہدنامہ میں موسوی خیمہ حقیقتاً موجود تھا۔ اور وہ بیان جو بائبل میں اس کی نسبت لکھا گیا ہے بناوٹی بیان نہیں ہے۔ جیسا کہ کرٹکس دعوے کرتے ہیں تو ہایر کرٹی سزم باطل ٹھہرتی ہے۔ لہذا یہ سوال جس کا مباحثہ بدیہ ناظرین نور افشاں کیا جائیگا۔ یعنی موسوی خیمہ حقیقت میں موجود تھا یا نہیں واقعی میں ایک ایسا بڑا اور وسیع نتیجہ خیز امر ہے جس کی ضرورت جس قدر کہ مباحثہ بڑھتا جائیگا صریح طور پر عیاں و منکشف ہوتی جائیگی۔ اس مختصر تمہید کے ساتھ ہم مضمون کے شروع میں اتنا اور عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہ مضمون ابتداً رسالہ کی صورت میں تیار ہوا تھا جس صورت میں اس کے متعلق بہت سا اور ذخیرہ تھا جو یہاں پیش نہیں کیا جاتا ہے۔

مباحثہ

ہایر کرٹی سزم Higher Criticism کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ پاک کلام کی تسلیم شدہ اور مسلم واقعات پر بھی حملہ کرتے بلکہ ان کو برباد کرنے میں بہت ہی بیباکی دکھاتے ہیں کچھ پروا نہیں کہ کلام الٰہی کا کوئی خاص واقعہ کتنی ہی متعدد شہادتوں سے ثبوت کیوں نہ کیا گیا ہو لیکن اگر یہ ان کے بنیادی خیال کے اصول نکتہ چینی یا تحقیق کے مخالف آ پڑے تو ضرور ہے کہ ان کے مفہوم ذہنی "سائنس" سے رد ہو کر قابل قبولیت نہیں ٹھہر سکتا۔ یا بسا اوقات تمام نکتہ چینیوں (یا تحقیقات) کے شبہات اور اوہام کے ہجوم پاک کلام کے مقابل میں پیش کئے جاتے ہیں تاکہ پاک کلام کی نسبت شک دلایا جاوے۔ یا اس سے کسی نہ کسی طریقہ سے انحراف کیا جائے۔

(۱) اس سوال کے متعلق بائبل کا پہلو

ہایر کرٹکس Higher Critics کی ایک عجیب مثال اس عمل و کارروائی کی نسبت جو خاص طریق عمل سے کرٹکس کی اتفاق رائے سے پیش کی گئی ہے وہ اس قدیم دینی ساخت کی نسبت ہے جو موسیٰ کے وسیلے سے سینا پہاڑ کے نزدیک بنائی گئی تھی جس کو عموماً خیمہ یا بیابان میں خیمہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اور کہ یہ ساخت نہ صرف موجود ہی تھی۔ بلکہ پانچ سو برس تک قدیم اسرائیلیوں کی تواریخ میں ایک نہایت نادر الوجود ہو کر ایک واقعہ تھا۔ جس کے حق میں بائبل کی اعلےٰ درجہ کی شہادت پائی جاتی ہے۔ مثلاً خروج کی کتاب میں کم از کم تیرہ باب اس ساخت کے نقشہ اور بناوٹ کے متعلق بالتفصیل احاطہ بیان میں لائے گئے ہیں۔ ازاں بعد خیمہ کے خدمات کی تشریح یعنی اس کی خصوصیت۔ اس کے ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر لے جانے کے وسایل۔ لاویوں اور کاہنوں کے کام کا کسی قدر بیان اور اس کی ساخت کے متعلق دیگر مختلف امور میں تمام احبار کی کتاب معہ دس باب گنتی کی کتاب کے اقتباس کئے جا سکتے ہیں۔ علاوہ بریں تمام قدیم اور جدید عہدناموں میں تلمیحات و آگاہیاں جن میں سے بعض اتفاقی واقعات ہیں۔ اور بعض اپنی ذات میں تواریخی بیانات ہیں جن میں سے کل کے کل خیمہ کی تواریخی ہستی کے قائم کرنے کی جانب مائل ہیں۔ اور آخری و قطعی جو شاید تمام شہادتوں سے زیادہ قایل کرنے والی شہادت ہے جس کا بیان انجیل کی ایک پوری کتاب میں یعنی خط عبرانیوں میں پایا جاتا ہے جس کا تعلق اس خیمہ کی ساخت کیساتھ مسیحی پہلو سے علامتی اور مذہبی معنی پر دلالت کرتا ہے۔

(۲) ہایر کرٹک خیال

خیمہ کی تواریخی ثبوت میں جس قدر شہادت جو کلام الٰہی سے پیش کی گئی ہے کوئی شخص تصور کر سکتا ہے کہ کم از کم عالم شخص یا اشخاص کو بھی ایسی جرات کرنا امر محال نظر آتا ہے۔ (اور دعوے بلا دلیل پیش کرنے والوں کا تو ذکر ہی کیا ہے) کہ خیمہ کے وجود کی نسبت جس کی شہادت واقعی طور پر قایم ہو چکی ہے۔ اس کے باطل کرنے کی امید پر حملہ آور ہو۔ باوجود اس امر کے یہ کام گو کیسا ہی اہم و مشکل نظر آتا ہو۔ ہایر کرٹکس نے اس پر زور سے حملہ آور ہونے میں ذرا بھی تامل و فکر سے کام نہیں لیا۔ ان کے خیال کے مطابق تمام بیان جو خیمہ کے متعلق بائبل میں کیا گیا ہے وہ محض بناوٹی یا مصنوعی ہو یا زیادہ صحیح طور پر بیان کیا جاوے تو ایک عالمانہ جعلسازی ہو۔ اور یہ بناوٹ ان کاہن قسیسوں سے کی گئی ہے جو عزرا کے ساتھ بابل کی جلاوطنی سے واپس آئے تھے۔ اور اس حصہ کے ایجاد سے ان کا مقصد یہ نظر آتا ہے کہ وہ یروشلم کے نئی ہیکل کی رسم و رسوم کو امداد دے کر جاری کریں۔ یا اسرائیل کی گذشتہ تواریخ کی عظمت کو بڑھاویں۔

(۳) سوال زیادہ صاف طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

ہمارے روبرو خیمہ کی نسبت دو مخالف خیال ہیں جو ایک دوسرے سے بہت ہی مختلف ہیں۔ ان خیالوں



میں سے ایک تو کم از کم بڑے بڑے گرگس کا خیال ہے کہ یہ پُرانا خیمہ کبھی بھی وجود میں نہ تھا۔ جبکہ برعکس اس کے دینی علما اور بائبل کا خیال یہ ہے کہ یہ خیمہ نہ صرف موسےٰ کے زمانہ ہی میں موجود تھا۔ بلکہ موسیٰ کے زمانے کے بعد بھی عرصہ دراز تک اس کے متعلق نہایت ہی دلچسپ اور مشہور تواریخی واقعہ رہا ہے۔ ان دونوں میں سے جو اس قدر نہایت ہی مختلف تعلیمات ہیں ہم کس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ باقی آئندہ۔

تعلیم الواعظین

گزشتہ سے پیوستہ

اور پُرانے عہدنامہ کو واعظ خاصکر اس طرح کام میں لائے۔ کہ لوگوں کو پیشینگوئیوں کا سلسلہ معلوم ہو جائے جو آدم زاد کے شروع سے خداوند مسیح کے آنے تک چلا جاتا ہے۔ یعنے وعدے کا شروع اور نجات دہندہ کی ضرورت۔ اور بنیادی تعلیم جو خدا کی بابت پُرانے عہدنامہ سے واضح طور پر حاصل ہوتی ہے۔ یعنے خدا کی پاکیزگی اور عدالت اور وفاداری اور خدا کی عظمت اور حشمت اور انسان کی بابت بھی کہ وہ گناہ میں مبتلا ہو کے کیسا لاچار اور بےکس ہے۔ الغرض پُرانے عہدنامہ میں نئے عہدنامہ کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ یعنے خدا کی صفات اور انسان کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند مسیح کی کیسی بڑی ضرورت تھی۔ اسلئے ہم کو پُرانے عہدنامہ کی کتابیں وعظ میں استعمال کرنی چاہئیں۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ پُرانے عہدنامہ میں بعض کتابیں وعظ کے لئے نہایت مفید ہیں۔ خاصکر زبور کی کتاب کہ جس میں دینداروں کی اندرونی اور روحانی زندگی کا ایسا بیان ہے کہ وہ تمام کلیسیا میں تعریف مناجات اور فریاد کی کتاب مسیحیوں کے لئے ٹھہری ہے۔

نہم۔ وعظ کے لئے سند کی آیت کو چن لینا۔ واضح ہو کہ کلیسیا میں شروع سے سند کی آیت چن لینے اور سند کی آیت پر وعظ کرنے کا جاری رہا ہے اور اس کا یہ سبب ہے کہ جو کچھ واعظ کہتا ہے وہ اسے کلام اللہ ٹھہرانا چاہتا ہے۔ اگر اس کا صرف اپنا ہی کہنا ہو تو جماعت اُسے کیونکر سننے و ماننے گی؟ پس جو اچھا واعظ ہے وہ اسبات کے جاننے کی کوشش کرتا اور جان جاتا ہے کہ فلاں نصیحت خدا کے کلام کے مطابق ہے۔ یا نہیں اور واجب ہو کہ جماعت بھی اسبات کو پہچانے کہ نصیحت جو کی گئی ہے فی الحقیقت خدا کے کلام کے موافق ہے۔ بلکہ یہ نہایت مفید اور لازم ہے کہ واعظ کلام اللہ کی کسی آیت کی سند سے اپنی باتیں پیش کرے۔ آخل۔ واضح ہو کہ جو باتیں کلیسیا میں مروج ہیں۔ مثلاً عقیدہ یا اُس کے حصے یا گیت کی تیں یا اچھے امثال جو جاری ہیں۔ ان کو سند کے لئے کام میں لانا اس کے مفید نہیں کہ جتنی سچائی ان میں ہے وہ صرف مجازی طور پر ہے۔ جو پاک نوشتوں سے لی گئی ہے۔ لیکن وعظ کے واسطے چاہئے کہ واعظ کوئی مجازی بات بلکہ اصلی بات کو سند میں پیش کرے۔ البتہ جب کوئی خاص وعظ کسی موقع پر کیا جائے تو اُس وقت ایسا مضمون پیش کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی مر گیا ہو۔ یا اگر کسی کلیسیا کے خاص زمانہ یعنے لنٹ یا روزے یا آمد کے دن ہوں تو واعظ کوئی خاص مضمون بیان کرے تو مضائقہ نہیں لیکن اکثر یہ واجب ہے کہ واعظ کسی خاص ایک ہی مضمون پر وعظ کرے نہ کہ کئی مضامین پر اور مناسب ہو کہ پاک نوشتوں میں سے اپنے مضمون کے لئے جو پیش کیا چاہتا ہے ایک سند کی آیت کو چن لے مثلاً اگر واعظ چاہتا ہے کہ بائبل کے پڑھنے کی بابت وعظ کرے تو اُس کی سند بائبل ہی سے مل سکتی ہے۔ اور ایسے مضمون بہت ہی کم ہونگے کہ جن کے لئے خدا کے کلام سے سند کے لئے آیت نہ ملے اور مضمون بہ اچھی طرح صادق نہ آئے۔ (باقی آئندہ)

لنڈن میں ایک نیا عجائب گھر کنسنگٹن محل میں کھلا ہے جس میں شہادت کی ۸ ہزار سے زیادہ چیزیں رکھی جائینگی جن سے قدیم زمانہ کے لنڈن شہر کے حالات مترشح ہونگے۔

نُورافشاں کی خدمت

نُورافشاں جو سب سے پہلا اور پرانا مسیحی اُردو اخبار ہے اپنے فرض کو حتی المقدور اچھی طرح سے نباہتا رہا اور نباہ بھی رہا ہے۔ وہ مضامین جو نُورافشاں کی بہتری کے لئے شایع ہوئے ہیں میری نظر سے گزرے اور خیال آیا کہ میں بھی تھوڑا سا عرض کروں۔

میری بھی یہی رائے ہے کہ مضامین جو دلچسپ اور مفید ہوں اگر زیادہ لمبے نہ ہوں تو ایک ہی نمبر میں شایع کر دیئے جایا کریں کیونکہ صرف ایک کالم میں ہر ہفتہ دینے سے مضمون خواہ مخواہ لمبا معلوم ہوتا اور دلچسپی غائب اور بعض اوقات ناظرین کو یہ یاد بھی نہیں رہتا کہ پچھلے ہفتہ اُس کے متعلق کیا لکھا تھا۔ سو جہاں تک ممکن ہو سکے مضامین پورے کے پورے ایک ہی دفعہ شایع کر دیئے جایا کریں۔

گرچہ میں شاعر نہیں ہوں لیکن تاہم غلط تقطیع اور قافیہ کا معلوم کر لینا ایک عام سی بات ہے۔ بہت دفعہ ایسی غزلیں شایع ہو چکی ہیں جو بے معنے اور غلط ہیں۔ اس کا انسداد ہونا چاہئے۔ نظم اخبار کے لئے ایک زینت ہوتی ہے۔ لیکن اگر نظم خراب ہو تو بجائے زینت کے بدنما جھری دکھائی دیتی ہے۔

دو یا تین کالم اگر کلیسیائی خبروں کے لئے وقف کر دئے جائیں تو میرا خیال ہے کہ سب مسیحی پسند کریں گے۔ یعنی ہندوستانی مسیحی کلیسیا کے تمام مختصر حالات شخصی اور مجموعی طور پر۔ لیکن یہ نہ ہو کہ صرف امریکن مشن ہی کی خبریں آ کریں۔ بلکہ ہر مسیحی فرقہ کی خبریں شایع کی جائیں اور ہندوستان کے ہر حصہ سے۔ پچھلے سال کچھ کلیسیائی خبریں ہوا کرتی تھیں۔ مگر نامعلوم کس دور اندیشی (؟) کی وجہ سے وہ سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔

میں اسبات میں متفق نہیں ہوں کہ نور افشاں کے خلاف تمام غیر مذہبانہ مضامین درج کر دئے جایا کریں۔ اسبات کو اڈیٹر کے ضمیر پر چھوڑنا چاہئے۔ جو اپنی حالت کو خود اچھی طرح سے سمجھتے ہیں۔ جس کو چاہیں شایع کریں۔ جس کو چاہیں

ڈسٹ پیپر باسکٹ میں پھینک دیں۔ اور اگر چاہیں تو اپنے گرجوں میں اس بات میں متفق ہوں کہ ریویو آف ریلیجنز کے سوالات درج ہونے بند ہو جائیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کو جنہیں محمدیوں میں خدمت کرنے کا واسطہ پڑتا ہے ان سے بہت مدد ملتی ہے۔ کم از کم مجھے بہت فایدہ ہوا ہے۔ شاید مسٹر کوہ سینا کوئی عالم شخص ہیں۔ جنکو ایسی تعلیم کی ضرورت نہیں۔ مگر ان کو خیال رہے بہت سے مبتدی اور نو آموز ایسے ہیں جن کے لئے یہ بہت مفید ہے۔

اشتہار شل سارسا پریلا جیبی گھڑیاں۔ بیجا اور طحال کی دوا۔ وغیرہ جو نور افشاں کی خدمت کے واسطے نہیں کرتے یک قلم بند کر دیے جائیں اور وہ جگہ مفید دینی مضامین کے لئے کام میں لائی جائے۔ ہاں ہاں ٹھہریئے مجھے اب خیال آیا۔ اس پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ شاید نور افشاں کی مالی حالت کچھ کمزور ہے۔ اس لئے اُسے ایسے ایسے اشتہارات منظور کرکے اپنا پیٹ پالنا پڑتا ہے۔ اگر حقیقت یہی ہے تو اس کا عکس مسیحی پبلک پر پڑتا ہے۔ نور افشاں کو اپنی خدمت تو ضرور کرنی ہے۔ مگر اسے اپنی زندگی بھی قایم رکھنی ہے۔ بغیر زندگی کے خدمت کہاں۔ پس مسیحی پبلک کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کراتا ہوں کہ وہ نور افشاں کی زندگی یاں خوشحال زندگی کا خیال رکھیں اور پھر نور افشاں اپنی زندگی کے فکروں سے بے فکر ہو کر ہمہ تن خدمت میں مصروف ہو جائیگا۔ دانا را اشارہ کافی است۔ چاہئے کہ موجودہ خریدار اور احباب اس پرچہ کی دلچسپی اور اشاعت اپنے واقف کاروں اور دوستوں میں بڑہائیں۔ اور فارغ البال صاحبان اس کی کاپیاں ہندو مسلمانوں کے ریڈنگ روموں کے لئے اور غریب مسیحیوں کیلئے بھی خریدیں۔

اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ مسیحی مذہب کی بنیادی باتوں کا پیش کرنا اور ضروری سمجھا جاتا ہے۔ مثل المسیح کا کنواری مریم سے پیدا ہونا۔ الوہیت مسیح معجزوں کی ممکنات مسیح کی ہستی۔ اُس کے معجزات اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے اور اُس کے اور عجیب عجیب کاموں کا تاریخی ثبوت۔ ان مضامین سے انگریزی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ اگر انگریزی دان اہل قلم ایسی ایسی کتابوں کا ترجمہ کرکے مینیجر نور افشاں کے پاس بھیج دیا کریں تو میرا خیال ہے کہ مینیجر صاحب ضرور درج اخبار کر دیا کریں گے۔ اس سے سینکڑوں کو فایدہ پہونچ سکتا ہے۔ نہ صرف غیر اقوام کو بلکہ ان مسیحیوں کو بھی جنکو غیر اقوام میں خدمت کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اسلئے کہ غیر اقوام جو یورپ اور امریکن مُلحدوں کی کتابیں لئے بیٹھے ہیں۔ آئے دن اُن میں سے اقتباس کرکے مسیحی مذہب پر ناحق کے حملے کرتے رہتے۔ لیکن وہ ان کتابوں سے ناواقف ہیں جو اُن ملحدوں کے تمام اعتراضات کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ ایسی کتابوں سے شاید وہ مسیحی بھی واقف نہ ہونگے۔ جو انگریزی نہیں جانتے مثلاً گاسپل ہسٹری جس میں ملحدانہ خیال کا سُراغ پانچویں صدی میں جا نکالا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس کی وجہ کیا تھی۔ اور کہ یہ کس طرح ترقی کرتا رہا۔ اور ساتھ ساتھ اس کا علاج بھی بتایا ہے (Gospel History)

اور دی فنڈے منٹلس پانچ جلد۔ (The Fundamentals 5 vols)

فیکٹ آف کرایسٹ۔ (The Fact of Christ)

نیلس آن انفی ڈیلیٹی (<illegible> on Infidelity)

دی ایوالیوشن آف کرسچانیٹی۔ (The Evolution of Christianity)

اگر ایسی ایسی کتابوں کا ترجمہ کرکے اس اخبار میں شایع کی جائیں تو مسیحیوں اور غیر مسیحیوں دونوں کے لئے مفید ہونگی۔

نور افشاں کی خدمت اور مسیحی پبلک کی خدمت مشترکہ ہے۔ نور افشاں تب ہی مفید اور دلچسپ ہو سکتا جب سب ملا لیا اپنا فرض اس کے حق میں ادا کریں یہ تو شل ایک آئینے کے ہے جو کچھ آپ اس کے پاس بھیجیںگے۔ وہ سب کو ویسا ہی دکھا دیگا۔ اس لئے ہم خیال رکھیں کہ کس قسم کی چیزیں اُسکے پاس بھیجتے ہیں۔ فقط

این ہیلی لاہور۔

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ اشاعت سے آگے۔

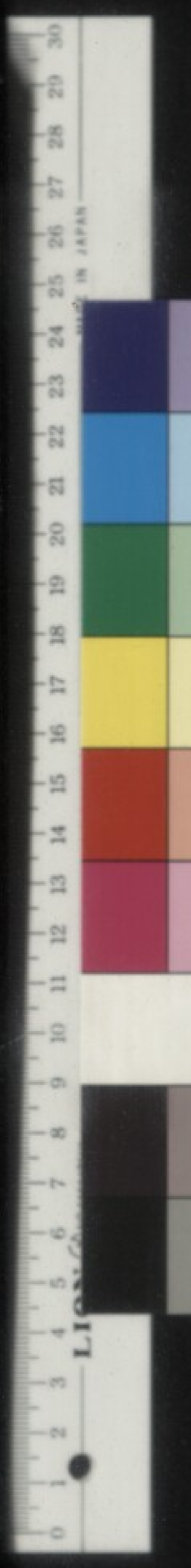
بیوی:- آؤ ہم ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور مہربانی کے الفاظ سے پیش آئیں۔ میں آپ پر کوئی الزام نہیں لگا رہی۔ اور نہ ہی آپ کو قصوروار ٹھہرانے کی کوشش کر رہی ہوں۔ میں صرف یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ آپ کا طرز زندگی مسیحانہ نہیں ہے۔ بائبل فرماتی ہے۔ "مظلوموں کی امداد کرو"۔ ہمیں مظلوں کا انصاف کرنا چاہیے۔ نہ کہ موقعہ پاکر اُن پر زیادہ ظلم کرنا چاہیے۔

میاں:- مجھے ذرا بتاؤ تو سہی کہ میں نے کونسی ایسی بات کی ہے۔ کیا ابھی پچھلے ہی ہفتہ میں مسٹر جنکنس کو میں نے پندرہ روپیہ کی مدد نہیں دی جب اُس کا کھتا جل گیا تھا؟

بیوی:- ہاں کو مسٹر جنکنس بالکل غریب آدمی نہیں ہے وہ اس مہربانی کے عوض میں آپ سے کوئی نیک سلوک کر سکتا ہے اور اگر ہم انہی کی امداد کریں جن سے اُس کے عوض میں ویسی ہی مدد کی توقع ہو تو ہمیں بہت اجر نہ ملیگا۔ اس سے اگلے دن آپنے کیا کیا تھا؟

میاں: مجھے بالکل معلوم نہیں کہ آپ کا کیا مطلب ہے؟

بیوی:- کیوں آپ کو معلوم ہوگا۔ جب دوسرے دن شہر کو گئے اور آپ نے بیوہ جونس کو جو آپ کے مکان میں کرایہ پر رہتی ہے۔ کہا کہ تمہارے خرچ اس قدر زیادہ ہو گئے ہیں کہ آپ اس مکان کے کرایہ میں دو روپے اضافہ کرنے پر مجبور ہیں۔ پس وہ بیوہ ایک سال سے پہلے پہلے آپکو





وہ پندرہ روپے دے دیگی جو آپ نے مسٹر جونس کو دیئے ہیں۔ لیکن مسٹر جنکنس سے شکرگزاری آپکو ملیگی۔

میاں :- انسان جیسا چاہے اپنے مال سے سلوک کرے اگر میں کسی کو پندرہ روپے دوں تو میرا اختیار ہے اور اگر میں اپنے مکان کا کرایہ بڑھانا چاہوں تو میرا اختیار ہے۔

بیوی :- ایک طرح سے یہ ٹھیک ہے لیکن دوسری طرح سے نہیں۔ اور خدا جو دلوں اور گردوں کو جانچنیوالا ہے ہم کو ہمارے تمام کاموں کیلئے قیامت میں لائیگا۔ اور پھر آپ کو بیوہ جنکنس والا معاملہ یاد ہے؟

میاں :- میں نے اُس سے گائے خریدی۔ آخر تو مجھ کو یاد ہے

بیوی :- آپکو یاد ہے مسٹر ڈاوسن کے پاس اُس کا مکان ڈیڑھ سو میں رہن تھا اور وہ اُس بیوہ کو اُس کی رقم کی ادائگی کے لئے بار بار تقاضہ کرتا تھا۔ اور اگر وہ خاص میعاد میں ادا نہ کرتی تو وہ اُس کا مکان قرق کرا لیتا۔ آپ اُس بیوہ کے پاس گئے اور اُس کو کہا کہ آپ حتی الامکان ہر ایک کی مدد کرنے کو طیار ہیں۔ اور کہ یہ ہر مسیحی کا فرض ہے کہ حاجتمندوں کی مدد کرے اور کہ آپ اُس کی اُس مکان چھوڑوانے میں مدد کرنے کی غرض سے آئے ہیں۔ اور کہ آپ اُس کی گائے خریدنا چاہتے ہیں۔ اُس نے گائے بیچنے سے انکار کیا اور کہا کہ اُس کی آمدنی کا وہی ایک ذریعہ ہے اور اُسنے آپ کے کہنے پر اُس کی قیمت بتا دی۔ لیکن آپ نے کہا کہ آپ تو صرف ایک سو پانچ روپے ہی دے سکتے ہیں۔ اگرچہ وہ زیادہ مانگتی رہی۔ لیکن آپ نے کہا کہ وہ ایک پیسہ بھی زیادہ کی نہیں ہے لیکن جبکہ آپ نے کہا کہ اچھا میں ایک سو بیس تک دے سکونگا۔ پس آپ نے گائے خریدلی۔ دوسرے دن جب مسٹر لاوین ہمارے گھر آئے اور گائے خریدنا چاہی تو آپ نے کہا کہ وہ ڈیڑھ سو سے کم کی نہیں ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ آپ نے ڈیڑھ سو کو ہی بیچی۔

میاں :- اچھا تو کیا ہوا میں نے وہ تیس روپیہ اپنی زندگی کی بیمہ کرائی کی فیس دے دی۔ گھر تو نہیں رکھ لئے۔ میں نے اپنی زندگی کا بیمہ کرایا ہوا ہے۔ جو کہ تمہارے اور بچوں کے فایدے کے واسطے ہے۔ کیوں یہ درست نہیں۔ جو آدمی اپنوں کے لئے اور خصوصاً اپنے گھر والوں کے لئے کچھ اس قسم کا انتظام نہیں کرتا ہے۔ وہ بے ایمان سے بدتر ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میں اپنے خاندان کی فکر رکھتا ہوں اسلئے میں مسیحی ہوں۔

بیوی :- ایک کو مدد کرنے کی خاطر دوسرے کو نقصان پہنچانا خدا کی نظر میں گناہ ہے۔ بائیبل میں فرمایا گیا ہے کہ ہم مظلوموں کی مدد کریں۔ ہمیں خدا کے زمان کی تابعداری کرنی چاہئے۔ ورنہ زندگی کے درخت پر ہمارا کچھ حق نہ ہوگا۔

میاں :- مجھے معلوم ہے کہ ہمارے پاسٹر نے اُسی بیوہ سے ایک بائیسکل تیس روپیہ کو خریدا اور وہ کہتا ہے کہ وہ پنتالیس (۴۵) روپے سے کسی طرح کم نہیں بیچیگا۔ اگر ایسا کرنا اُس کے لئے غلطی نہیں ہے تو کیونکر میرے لئے ہو سکتا ہے۔ میرا یقین ہے کہ اُسے مسیحی زندگی کا کافی تجربہ ہے کہ غلط اور درست بات میں تمیز کر سکے۔

بیوی :- اُس کی غلطیاں اس بات کو جائز نہیں کر سکتیں کہ آپ بھی غلطیاں کرتے جائیں۔ بیچاری بیوہ کی گائے اور بائیسکل یعنی جو کچھ اُس کی پونجی تھی اس سے جاتی رہی۔ اور یہ دونوں چیزیں ان آدمیوں نے خریدیں جو کلیسیا میں مانے ہوئے ممبر تھے اور صرف ڈیڑھ سو روپیہ دیا جبکہ وہ دو سو پچیس روپے کی تھیں۔ بڑے شرم کی بات ہے۔ واعظ نے بیان کیا تھا ہمیں خدا کے ساتھ میل کرنے کے لئے ایک ایک غلطی کا اقرار کرنا ہے۔ جس کسی کا ہم نے دغا سے روپیہ وغیرہ لیا ہے واپس دینا چاہئے۔ لیکن میں نے تو اب میٹنگ میں جانا ہے میں اب جاتی ہوں اور اُمید ہے کہ آپ اُس گھوڑے کے معاملہ میں بھی غور کرینگے جو آپ نے چار سو پچاس میں بیچا تھا۔ یہ کہکر کہ وہ بالکل تندرست و اچھا ہے جب کہ آپ کو اچھی طرح سے معلوم تھا کہ اُس سے چند ہی ماہ پیشتر اُس کے سم خراب ہو گئے تھے۔ کیا آپ میٹنگ میں نہیں چلینگے؟ تاکہ آج کا سرمون سن سکیں؟

باقی داشتہ

قومی ترقی

گزشتہ سے پیوستہ

قوم کیا ہے؟ قوم ایک ڈھانچ یا جسم ہے اور قومیت ایک روح یا جان۔ کوئی ڈھانچ یا کوئی جسم روح اور جان کے بغیر زندہ نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح کوئی قوم بغیر جوش قومیت کے زندہ قوم نہیں کہی جا سکتی۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں قوم پا در ہوا ہو گیا یا فلاں قوم بگڑ گئی تو اُس کا ہمیشہ یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ قوم دنیا کے طبقہ ہی سے اُٹھ گئی ہے۔ یا اُس کا کوئی فرد باقی نہیں رہا ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہوتا ہے کہ یہ تستی سے اُس قوم کے اندر مادہ قومیت نہیں رہا ہے۔ یعنی وہ جوش قومیت نہیں رہا جس سے قومیت کی بنیاد پڑتی ہے۔ اور جس سے ایک قوم بمقابلہ دوسری قوم کے تمیز دیجاتی ہے۔ قومیں کب بگڑتی ہیں اور اُن کے عروج میں کب فرق آتا ہے؟ اُس وقت جبکہ اُن میں قومیت کا مادہ یا جوش نہیں رہتا یا اُس میں ضعف آ جاتا ہے۔ جو قوم اپنی قومیت کو چھوڑ دیتی یا اُس سے الگ جا پڑتی ہے۔ وہ مردہ ہو جاتی ہے۔ اُس میں سے وہ جوش نکلجاتا ہے جسے دوسرے الفاظ میں قومی غیرت کہا جاتا ہے۔ قومیت یا جوش قومیت اور خصائل قومیت سے دست بردار ہونے جانا اپنے تئیں ایک ایسے گڑھے میں گرانا ہے جس میں پہلے ہی صدہا قومیں غرق ہو چکی ہیں۔

جن قوموں نے تنزل میں ہو کر ترقی پائی اور عروج حاصل کیا ہے اور جنہیں ریفارمیشن کی ضرورت پیش آئی ہے۔ انکا ہمیشہ یہ اصول رہا ہے کہ باوجود سب قسم کی فتوحات اور کشتیات کے اپنی قومیت اور اُس کی خصوصیات کو نہ چھوڑا جائے۔ یہی اصول اور معاہدہ ان تمام جوان قوموں کی مستقل عزت اور عزت کا باعث ہوا ہے۔ ہر طاقت یا ہر وجود میں ایک ایسی خواہش موجود ہے جسے آن کہا جاتا ہے اُس آن ہی سے اُس طاقت یا وجود کی وقعت اور عزت ہوتی ہے کوئی قوم اُس وقت تک حقیقی صلاح و فلاح کی مالک نہیں ہو سکتی

جب تک اُس میں جوشِ قومیت نہ ہو۔ اور جوشِ قومیت اُس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ قومی خصوصیات زندہ اور موجود نہ ہوں۔ وہ قومی خصوصیات کیا ہیں؟ ایک قومی جھنڈا یا قومی نشان جسکا کوئی نشان یا تمیزی خصوصیت نہیں وہ قوم مردہ ہے۔

جو قومیں قومیت کو ایک فرضِ عین سمجھتی ہیں اور جو اپنی قومیت کی دلدادہ اور فدائی ہیں اُن کی نگاہوں میں قوم فروش یا قومیت شکن لوگ عزت اور وقعت کی نگاہوں سے نہیں دیکھے جا سکتے یعنی کوئی قوم کسی دوسرے ترقی یافتہ قوم میں ملجانے سے یا اُن کے آثار و خصوصیات کو قبول کرنے سے قوم نہیں بن سکتی اور عزت کیساتھ اپنی قومیت کو قایم رکھ سکتی ہے۔ تا وقتیکہ اس میں اپنی قومیت کی خصوصیات اور آثار نہ پائے جائیں!

مدبرین نے جو مدارجِ قومی زندگی کے قائم کئے ہیں وہ مندرجہ ذیل خصوصیات پر مشتمل ہیں یعنی۔

(الف) کوئی قوم اُس وقت تک قوم کہلانے کا استحقاق نہیں رکھتی جب تک اس میں قومیت کی خصوصیات نہ پائی جائیں۔

(ب) جس قوم میں قومی خصوصیات نہ پائی جائیں وہ قوم نہیں ہے۔ بلکہ مجموعۂ افراد ہے جس طرح دنیا میں اور افراد پائے جاتے ہیں۔

(ج) ایک قوم سے چند افرادِ انسانی کا مجموعہ مُراد ہے جب اس مجموعہ میں قومیت کی خصوصیات پائی جائیں۔ جس سے اُن کو تمیز کیا جا سکے تو کہا جائیگا ان افراد میں قومیت موجود ہے۔

لیکن ان شرائط زندگی کے متعلق یہ بات غور طلب ہے کہ کیا وہ تمام حالات میں کسی قوم کی زندگی کا دارومدار ہے انسانی کوشش سے ایک خاص ترتیب میں جمع ہو سکتے ہیں؟ باقی آئندہ

چرچ مشن سکول بہاولپور

ہم نہایت خوشی کیساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جب سے عہدہ ہیڈ ماسٹری پر جناب ماسٹر لودمن صاحب مقرر ہوئے ہیں سکول دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے اور جو انتظام تعلیم ماسٹر صاحب موصوف نے اپنے سکول میں کیا ہے وہ شاید ہی ریاست بہاولپور کے کسی سکول میں ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مشن اسکول کے طلباء کی تعداد بہت کافی ہوتی جاتی ہے علاوہ ازیں جو اخلاق ماسٹر صاحب کا ہے اس سے قوی اُمید ہے کہ یہ سکول ریاست کے تمام سکولوں سے بڑھ کر ترقی پکڑ جائیگا جسکے ثبوت میں ہم یہ ظاہر کر دینا ضرور خیال کرتے ہیں کہ گذشتہ سال کے امتحان میں مشن سکول کا ایک لڑکا ریاست کے تمام سکولوں سے اول رہا۔

آجکل یہ بات بھی سننے میں آئی ہے کہ ماسٹر صاحب نے خوشخطی کی طرف بھی اپنی توجہ خاص طور پر مبذول فرمائی ہے اگر یہ افواہ درست ہے اور درست کیوں نہ ہو۔ ماسٹر صاحب کے بیدار مغزی کی ادنےٰ دلیل ہے۔ تو ہم ماسٹر صاحب کے اس نیک خیال پر مبارکباد دیتے ہیں کہ اگر یہ انتظام ہو گیا تو ہر ایک شخص کی زبان پر مشن سکول ہی کا نام ہو گا کیونکہ ریاست کے کسی سکول میں خوشخطی کا انتظام نہیں ہے۔ (ریاست کو بھی مشن سکول سے سبق لینا چاہیے۔)

علاوہ ازیں یہ بات معلوم کر کے بھی زیادہ خوشی ہوئی کہ آجکل چونکہ مسلمان طلباء کی تعداد کافی ہو گئی ہے اسلئے چند مدرسین مسلمان بھی مقرر کئے جائینگے کیونکہ آجکل بوجہ ضرورت خاص ایک مدرس کے سوا باقی تمام ہندو ہیں اگرچہ ہندو مدرسین صاحبان بھی بوجہ حسن انتظام و نیک اخلاق ہیڈ ماسٹر صاحب ہندو مسلمانوں کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ مگر طلباء اور اُنکے والدین کی خوشنودی کیلئے یہ عمدہ تجویز ہے کہ نصف مدرسین مسلمان ہوں اور نصف ہندو۔

ہم فرصت پا کر چرچ مشن سکول کا ریاست کے تمام سکولوں سے تعلیمی اور انتظامی لحاظ سے مقابلہ کرینگے اور ظاہر کرینگے کہ پبلک بہاولپور کے لئے مشن سکول کی تعلیم بہت اچھی ہے۔

عبدالرزاق۔ ریاست بہاولپور۔

شعر و سخن

سلام

توکل نہ ہو کیوں مسیحا تجھی پر | مرا مرنا جینا تو ٹھہرا تجھی پر
تو ہی تو خدا کا ہے فرزند پیارا | گنہگاروں کا ہے بھروسا تجھی پر
خدا کی طرف سے شہادت کو آئے | الیاہ و کلیم و یوحنا تجھی پر
کھلا راز آمد کا تیری سراسر | فرشتوں نے نغما گایا تجھی پر
شفیعِ جہاں تجھکو ہی جانتا ہوں | کہ نازل ہوا افضل فرشتہ تجھی پر
گئے تیرے انکار پطرس نے کتنے | مگر کیسیت میں جا یہودا تجھی پر
ہوئے قتل معصوم بچے ہزاروں | منجم نے دیکھا ستارا تجھی پر
ہردوس نے کیا کیا کیا کام تنہا | شیاطین نکالے مسیحا تجھی پر
تجھی پر کئے قتل پو پوچھ سب | گرا منہ کے بل ہو کے اندھا تجھی پر
تو نے ہی بخشی تھی بینائی اُس کو | گئے معجزے اُسنے علیے تجھی پر

شہادت ہیں دیتے کہ جب ہو تو زندہ | مسلمان و ہندو نصارےٰ تجھی پر
زہر کیا وجہ ہے کہ سارا یہ عالم | نہیں رکھتا ایمان بھروسا تجھی پر
غرض تیری باتیں تو ہی جانتا ہے | خدا نے بنائی ہے دنیا تجھی پر

وہ ناداں ہے تجھکو خدا جو نہ جانے | مُصفّا ہے جسکا نقشہ مسیحا تجھی پر
عدو گر نہ مانے نہ مانے زمانہ | مرا آسرا اور بھروسا تجھی پر
دکھا کر ہوں کو صلیبی کرشمہ | کہ ایمان لایا تھا تھوما تجھی پر
زنا چھوڑ کر دیں جاؤں کہاں پے | مرا حالِ دل ہے ہویدا تجھی پر
قمر کو ہو کیا خوف روزِ جزا کا | کہ موقوف ہے جب کفارا تجھی پر
مدارِ دو عالم رکھا ہے تجھی پر | زمیں کا تجھی پر فلک کا تجھی پر

ماسٹر آر۔ حاکم رائے۔ قمر

ٹیچر مشن ہائی سکول۔ جے پور۔

مضامین

تفریح طبع

دنیا میں تفریح طبع بھی ایک عجیب شے ہے۔ کوئی شخص کیسا ہی مردہ دل کیسا ہی متین کیسا ہی سنجیدہ اور کیسا ہی ثقہ ہی کیوں نہ ہو لیکن تفریح طبع کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اگرچہ یہ سچ ہے کہ بعض لوگوں کا رتبہ اور درجہ اور دنیوی جاہ و منزلت ان کو ظاہری متانت قائم رکھنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ مگر جہاں کسی شخص کو ان لوگوں کی پرائیویٹ لائف میں پورا دخل ہوا وہاں اس کو اُس کی حالت اور تفریح طبع کا فوراً پتہ لگ گیا اور وہ یہ جان گیا کہ تفریح طبع کے موقعہ پر وہ سب باتیں کچھ ایسی بھول جاتی ہیں کہ وہ گویا ایک عام اور معمولی درجہ کے آدمی پر آ جاتے ہیں۔ اس کا سبب صاف عیاں ہے کہ اس خاکی نژاد انسان کی طبیعت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ بغیر تفریح طبع کے مشغلے کے اُس کو زندگی دوبھر اور وبال جان معلوم ہوتی ہے۔ اور اگر سچ پوچھئے تو اس میں سراسر یہی ہے کہ تفریح طبع ہماری زندگی کا ایک جزو اعظم ہے۔

لارڈ داگر پو نے ایک جگہ لکھا ہے کہ میں لوگوں کی پردہ داری نہیں کرنا چاہتا۔ مگر اتنا کہے بغیر رہ بھی نہیں سکتا کہ تفریح طبع کے موقعہ پر اعلے سے اعلے درجہ کے آدمیوں کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ بیان کے قابل نہیں۔ اس کا خیال وہی جانتا ہے جو کسی شاہزادہ کا نگہبان اور بادشاہ کے منہ لگا رہا ہو۔

جس طرح سے بنی نوع انسان کا رنگ و روپ و السان ایک دوسرے سے نہیں ملتا اس طرح ہر ایک شخص کی طبیعت کا رنگ اور مذاق علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے۔

باقی دارد

انتخاب الاخبار

ہم دماغی طور پر یورپ کے غلام ہیں

صاحبان۔ آپ عیسائی اور مسلمانوں کیساتھ مباحثے کرتے ہیں۔ آپ رشیں و دیشانتروں میں ویدوں کا جھنڈا کھڑا کرنے کی آرزو رکھتے ہیں۔ آپ اگر تپ دق کے تیسرے درجہ کے مریض کو گرا کر بہادری جتلاتے ہیں۔ تو کیا یہ بہادری ہے۔ عیسائیت ہندوستان کا ادہار نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ یورپ میں بھی مردہ ہے* مسلمان مولویوں کو اگر تم نے مباحثوں میں ہرا دیا تو یہ بھی کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ وہ تو خود ہی تم سے اپنا پیچھا چھڑا رہے ہیں۔ اُن کو فتح کیا تو کیا اور نہ کیا تو کیا۔ ہم ملکی فتح نہیں چاہتے۔ یہ اعزاز یہ راج مہاراج جارج پنجم کو ہی مبارک رہے۔ ہم تو پولیٹیکل معاملات کو علیحدہ رکھتے ہوئے دماغ کا راج چاہتے ہیں۔ کیا آپ کو خبر ہے یا نہیں کہ آپ دماغی غلامی میں مبتلا ہیں یا نہیں؟ جس سے آپ کو نجات حاصل کر لی چاہئے۔ آپ پر پولیٹیکل راج تو مہاراج جارج کا ہے۔ لیکن کبھی آپ نے سوچا کہ آپ کے دماغ پر راج کس کا ہے؟ خواہ مانیں یا نہ مانیں لیکن آپ کے دماغ پر یورپ کے فلاسفروں کا راج ہے۔ اور آپ دماغی طور پر اُن کے غلام ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس آریہ جاتی کو اس دماغی غلامی سے نجات دینے کے لئے سچے برہمن پیدا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ گوروکل میں سائنس اور فلاسفی پڑھانے سے دھرم کمزور ہو جائیگا۔ ہم کہتے ہیں جو بات عقل کے خلاف ہے۔ وہ ہمارا دھرم ہی نہیں۔ ہم کو اس دھرم کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ جو عقل کے مطابق ہماری رہنمائی کرے۔

اخبار رہبر مراد آباد

* بالکل جھوٹ۔ ایڈیٹر۔

سچائی کی حمایت کی ضرورت

(ریویو زرگو اور بجایو)

ستو بھگوان نے کہا ہے۔ ستیہ کی ہمیشہ جے ہوتی ہے۔ اس قیمتی قول پر دنیا کے بڑے بڑے مہارشی انسان متفق رہے ہیں۔ مگر یہ بھی سچ ہے۔ کہ اگر پاپ کے مقابلہ میں ست کا پرچار نہ کیا جائے۔ تو بعض اوقات ستیہ دب بھی جاتا ہے۔ بدھ بھگوان عالم اور ودوان تھے۔ اُن کی زندگی راستی اور آزادی کی زندگی تھی۔ مگر اُن کی موت کے بعد اُن کے پیروؤں نے اُن کی بتائی ہوئی سچائی کو ایک طرح پر چھپا دیا۔ بدھ بھگوان کی ایک کمیٹی بیٹھی جس کے سامنے یہ سوال پیش ہوا کہ بدھ دیو کا حکم وہ تھا کہ دو ہاتھ لمبا۔ دو ہاتھ چوڑا جائے۔ کمیٹی کے ایک حصہ نے کہا تو یہ لمبائی اور چوڑائی صرف رومال کی ہے۔ رومال کا حاشیہ اس کے علاوہ ہے۔ کمیٹی کے دوسرے حصہ نے کہا کہ نہیں۔ کہ اس لمبائی چوڑائی میں رومال کا حاشیہ بھی شامل ہے۔ بہت بڑی جدوجہد ہوئی۔ اور آخر اسی بنا پر بدھ بھکشوؤں کے دو فریق ہو گئے۔ بعد ازاں دہی کے متعلق بحث کا آغاز ہوا۔ ایک فریق نے کہا۔ بدھ دیو دہی کھانے کی آگیا دے گئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ نہیں وہ دہی کھانے کی ممانعت کر گئے ہیں۔ اس جدوجہد کا نتیجہ یہی ہوا کہ دو فریق اور بن گئے۔ یہ اس بدھ دیو کے بھکشوؤں کا حال ہے۔ جس نے دنیا میں آزاد خیالی اور آزاد وچار کی ضرورت کا پرچار کیا تھا۔

(پ)

نور افشاں۔ ایسے ہی اختلاف رائوں نے ایک ایک مذہب میں سینکڑوں فرقے بنا دیئے ہیں جس کی وجہ سے اب دنیا میں بے شمار مذاہب نکل پڑے ہیں۔

ایڈیٹر

نئے روپیہ پر معقول اعتراض

([illegible])

ہے کہ بعض نے روپیہ کے لینے سے انکار کرتے ہیں جس پر مہاراجہ اور مہیارانی جارج پنجم کی تصویر ہے اور اس انکار کا باعث یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ روپیہ کے نقش و نگار میں چھوٹی سی سور کی شکل بنی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شرارت بعض فتنہ پردازوں کی ہے۔ جو نا تعلیمیافتہ مسلمان بھائیوں میں خواہ مخواہ بدظنی اور اشتعال پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے خود خوردبین سے روپیہ کے نقشوں کو دیکھا تو معلوم ہوا ہے کہ شہنشاہ معظم کے سینہ پر جو بے شمار تمغے وغیرہ لگے ہوئے ہیں ان میں بائیں طرف ایک چھوٹی سی شکل ایسی نظر آتی ہے جو ہاتھی کے مشابہ ہے۔ اگرچہ بظاہر ان تمغوں میں ہاتھی کی تصویر بھی کوئی معنے نہیں رکھتی اور ممکن ہے کہ یہ شکل کسی لباس کے شکن سے بن گئی ہو لیکن اسے سچ مچ ہاتھی کی تصویر بھی تسلیم کر لیا جاتا تو مسلمان بھائیوں کے بھڑکنے کی کوئی وجہ نہیں۔ ہاتھی ایک عالیشان شاہی نشان ہے۔ اور ہندوستان کی شاندار خصوصیت ہے۔ اسلئے اگر وہ شہنشاہ معظم کے تمغوں میں موجود ہے تو یہ حسن اتفاق سمجھنا چاہئے کہ ہندوستان کا نشان نمایاں وہاں خود بخود بن گیا ہے۔ اور جو لوگ ایسے روپیہ کے لینے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ قانوناً سخت گناہ ہے اور سمجھدار لوگوں کا فرض ہے کہ لاعلم بھائیوں کو اُن کی غلطی سے متنبہ کریں کہ سرکاری روپیہ کے لینے سے انکار کرنا شاہ اور گورنمنٹ کی توہین ہے۔ اور ایسے وقت میں جبکہ جارج پنجم کی ہردلعزیزی کا چاروں طرف ڈنکا بج رہا ہے۔ اس قسم کی نامعقول حرکت خاص طور پر سختی سے اخذہ کے قابل ہے (ہند)

برٹش گورنمنٹ سب سے بڑی ہندو سلطنت ہے

برادران وطن کا دعوے ہے کہ دنیا بھر کے ملکوں سے ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اسلئے برطانیہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے اور اس حیثیت سے اس کا فرض ہے کہ ہر امر میں اور ہر موقعہ پر مسلمانوں کا ساتھ دے۔ لیکن ہندوستان میں سات کروڑ مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندو قریباً بائیس کروڑ یعنے تگنے سے بھی زیادہ ہے اور اگر برادران وطن کی منطق کو ہی تسلیم کریں تو سلطنت برطانیہ کو سب سے بڑی ہندو سلطنت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے اور سلطنت برطانیہ کو اسلامی سلطنت ہونے کی نسبت بدرجہا گونہ ہندو ہیں تو ہر بات میں وہ ہندوں سے سبقت اور برتری کا مقابلہ کرنے میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔ برادران وطن کسی قومیت کی اُمید رکھتے اور درخواست کرتے ہوئے اس سوال پر غور کرینگے۔ (ہند)

کیا ساری دُنیا مسلمان ہو جاویگی

ترکی یا مصر یا ایران کے مسلمانوں کی نسبت تو کہا نہیں جا سکتا۔ لیکن ہندوستان کے مسلمان بھائی ایک عرصے سے امید لگائے بیٹھے ہیں کہ ایک نہ ایک دن ساری دنیا مسلمان ہو جاویگی۔ چند سال پہلے جاپان کی نسبت افواہ گرم تھی کہ وہاں کی رعایا معہ اپنے شہنشاہ میکاڈو کے اسلام قبول کرنے والی ہے۔ اب برادران وطن کی تازہ امید یہ ہے کہ انگلینڈ معہ اپنے شہنشاہ کے عنقریب مسلمان ہو جاویگا مگر ہندوستان میں سینکڑوں سال اسلامی حکومت رہنے اور اسلامی تلوار چلنے کے باوجود اسلام خود سارے ہندوستان کو مسلمان بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکا تو معلوم نہیں کہ ایسا کون سا جادو ہاتھ آجاویگا جس سے جاپانی اور انگلینڈ جیسے ممالک براہِ تہذیب و آزادی یکدم مسلمان ہو جاوینگے دنیا مسلمان ہو نہ ہو مگر برادران وطن کی اُڑان ضرور قابل داد ہے (ہ)

رسید زر

پادری مہتاب رائے سنہ ۱۹۱۲ء ۸/ - پادری کرنل حارز سنہ ۱۹۱۲ء ۳ کاپی ۸/ - پادری جیمز سی سنگھ صاحب ابو سلیمان پال سنہ ۱۹۱۲ء ۸/ - بابو بالک مل سنہ ۱۹۱۲ء ۸/ - مسٹر ایم اسی سرنیل سنہ ۱۹۱۲ء ۸/ - منشی عبد الغنی سنہ ۱۹۱۲ء ۸/ مسٹر ریڈ مسیح سنہ ۱۹۱۲ء ۸/ - مسٹر ڈی سنہ ۱۹۱۲ء ۸/ - بیدن بعسل سنہ ۱۹۱۲ء ۸/ - پادری این ڈی گیائے ۸/ - پادری فریڈریکا سٹر جہلم ۸/ -

مس ای مٹکلینڈ اشتہار ۵/

مس جے ایل - ڈاہٹ سنہ ۱۹۱۲ء ۸/

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہ تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگا دو۔ لگاتے ہی فوراً سفید بال کالے بھورے ہو جاتے ہیں۔ بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان۔ ہر ہفتہ میں ایک بار اگر اس نایاب تیل کو سر کے بالوں پر یا ڈاڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلائق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے ایک آدمی کیلئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے۔

قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں۔

ملنے کا پتہ

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب - پوسٹ مانڈوی نمبر ۲ - بمبئی -

انجیل برنباس

من تصنیف عبد الاحد از کاٹرہ۔

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب

جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ ر۔ اُردو ۸ ر اور ۱۲ ار +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودہانہ

رومن اُردو عا۔ فارسی اُردو عہ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ ر و ۱۲ ار رومن ۸ ر

اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاوینگی + آخری بات کی ہدایت اس مضموں پر کہ ”ہر ایک آدمی اپنے گھو یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟“ کتاب کی قیمت صدہا گنا قیمتی ہی +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



پچیس برس کی پرانی اور جہان مشہور دوکان فقط تھوڑے عرصے کے لئے بھاؤ گھٹا دیا ہی

جیبی گھڑیاں

میٹل پرخیاط واچ قیمت ے ،
میٹل سوج واچ قیمت للعہ گارنٹی ۲ برس
میٹل سیسی پی واچ قیمت صہ گارنٹی ۲ برس
میٹل پروائزر واچ قیمت ہے گارنٹی ۵ برس
میٹل برانلیور واچ قیمت معہ گارنٹی ۵ برس
یہہ گھڑیاں سوگرے کی چابی والی اور دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہیں +
میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت صہ
چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت لعہ
ان کے علاوہ ٹائم پیس عہ سے لیکر ۲۵ تک کی قیمت کے ہیں +
چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی ے سے لیکر ماہٹ ۲۵ تک اور دیوار پر لگانے کے کلاک اور میٹھک کلاک صہ سے لیکر ۱۰۰ تک ملینگے +
زیادہ کیفیت کیلئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہی +
مال بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہی بیوپاریوں کو پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنی کا پتہ :- چنی لال چھگن لال
بمقام ۲۸۹ عبدالرحمان اسٹریٹ ۔ بمبئی۔

ڈاکٹر ایس ۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سو جاؤ ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا ۔ پیٹ میں گرمی درد وغیرہ کچھ نہیں ہوگی ۔ حسب معمول نہائے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں ۔ یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پہاڑ ہو جاتا ہی ۔ یہہ دوا لحظہ میں اُس کو پانی کر دیتا ہی ۔ درد ریاح جیسے ٹیس چمک ٹیک رگوں میں لہر ہیں ۔ کن کنی سے جو لہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہی ۔ درد وغیرہ نصف سر میں ہو ۔ دور ہو جاتا ہی اسلئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہی قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک چھ آنہ ۶ر +

المشتہر
ڈاکٹر ایس ۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی ۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے ۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم ۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گئوتم راؤ کیشو او شدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈوائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اُسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اُسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں ۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہی اور ان سے پیدا ہونے والی بے مقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یاد داشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ۔ ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہو جانا اور سیاہ داغ پڑنا ۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہو جانا ۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کر آنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہو جانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چمڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ۶ر +

ملنی کا پتہ :- گئوتم راؤ کیشو کا دواخانہ ٹھاکر دوار ۔ بمبئی